اسلام سے کیا مراد ہے؟ اور اس کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

اسلام:

اسلام اللہ کے آخری نبی سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا دین یعنی نظام زندگی ہے جس کا آئین قرآن حکیم ہے، اس پر مکمل ایمان اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اس کے مطابق زندگی بسر کرنا اسلام ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں اسلام مسلمانوں کا دین یا نظام زندگی ہے جس میں اللہ کی توحید کا اقرار کرتے ہوئے اس کی حاکمیت اعلیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری نبی ماننا ہے۔

اسلام وہ دین یا نظام حیات ہے جس میں حضور ختم المرسلین ﷺ کی وساطت سے انسانیت کے نام اللہ کے آخری پیغام یعنی قرآن مجید کی روشنی میں زندگی بسر کی جائے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام اللہ کی طرف سے آخری اور مکمل دین ہے جو انسانیت کے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے اور آج کی سسکتی ہوئی انسانیت کو امن اور سکون کی دولت عطا کرتے ہوئے دنیاوی کامیابی کے ساتھ اخروی نجات کا باعث بن سکتا ہے۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات:۔

1- عقیدہ توحید

اسلام کا سب سے اہم اور پہلا نظریہ "عقیدہ توحید" ہے۔ توحید تمام عقائد کی ابتدا اور جڑ ہے جس طرح درخت کا وجود شاخ سے نہیں بلکہ جڑ کی وجہ سے باقی رہتا ہے اسی طرح عقیدہ توحید پر ایمان کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ ایک سے زیادہ خدا ہونے کے قائل ہیں اللہ پاک نے ان کے کفر کا صاف اعلان فرمایا ہے چنانچہ ارشاد باری ہے:

ترجمہ: "بے شک کافر ہیں وہ جنھوں نے کہا اللہ تین (معبودوں) میں سے تیسرا ہے حالانکہ عبادت کے لائق تو صرف ایک ہی معبود ہے اور اگر یہ لوگ اس سے باز نہ آئے جو یہ کہہ رہے ہیں تو جو ان میں کافر رہیں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔"

عقیدہ توحید انسان کے تمام تر اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کی قبولیت کا پہلا ذریعہ ہے۔ قرآن پاک میں عقیدہ توحید کا انکار کرنے والوں کے اعمال کو راکھ کی طرح بتایا گیا ہے کہ جسے ہوا کے جھونکے اڑا اڑا کر بے نام و نشان کر دیں چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر 18 میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

ترجمہ: "اپنے رب کا انکار کرنے والوں کے اعمال راکھ کی طرح ہوں گے جس پر آندھی کے دن میں تیز

طوفان آجائے تو وہ اپنی کمائیوں میں سے کسی شے پر بھی قادر نہ رہے۔ یہی دور کی گمراہی ہے"۔

عقیدہ توحید کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ تمام آسمانی ادیان (یعنی وزاہب) کی بنیاد اسی عقیدہ توحید پر ہے۔ تمام رسل و انبیائے اکرام کی بعثت اسی نظریہ توحید کی تبلیغ کے لیے ہوئی تھی جیسا کہ اللہ پاک سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر 25 میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

ترجمہ: "اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو۔"

2۔ **عقیدہ رسالت:**

عقیدہ رسالت کلمے کا دوسرا حصہ ہے
نبی پاک کی رسالت پر ایمان لائے بغیر کوئی بھی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالی قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔"

Scanned with CamScanner

حضورؐ کی سنت مبارکہ کو مضبوطی سے تھامنا
ہی اطاعت رسول ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے
ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم اللہ کی اور اس
کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اس سے روگردانی مت
کرو حالانکہ تم سن رہے ہو۔"

اللہ کے نبیؐ نے اپنی امت کی اجتماعی و
انفرادی زندگی کے تقریباً تمام شعبوں میں رہنمائی کی ہے
خانگی زندگی سے لیکر معاشرے میں رہنے کے طور طریقوں
سے بھی آپؐ نے آگاہ فرمایا ہے۔ سونے سے لے کر جاگنے
تک اور کھانے پینے سے لے کر اٹھنے بیٹھنے تک کا طریقہ بتایا
ہے۔ لوگوں سے کس طرح بات کرنا ہے اور ان کے ساتھ
کیسا برتاؤ کرنا ہے، یہ بھی ہمارے نبیؐ نے بتایا ہے۔ مختصر
یہ کہ اللہ کے نبیؐ نے قدم قدم پر اپنی امت کے ہر فرد کی
رہبری و راہنمائی فرمائی ہے۔ حضور پاکؐ کی سنتوں پر
عمل کرنا دراصل اللہ کے احکام کی پابندی ہے۔ اللہ
تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "جو رسول کی اطاعت کرتا ہے، اس نے
اللہ کی اطاعت کی۔" (سورۃ نساء: 80)

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی پاکؐ جو بھی
عمل کرتے ہیں یا جو بھی ہدایت فرماتے ہیں وہ

دراصل اللہ کی جانب سے ہی تلقین کیا جاتا ہے، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مزید وضاحت فرمائی ہے:

ترجمہ: "اور رسول تم کو جو کچھ دے اس کو لے لو اور جس چیز سے تم کو منع کرے اس سے رک جاؤ۔" (سورۃ حشر 7)

اس سے واضح ہو گیا کہ نبی پاکؐ کے بتائے ہوئے طریقوں میں مکمل کامیابی ہے

3۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات:

مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، محض جھوٹا دعویٰ نہیں ہے، بلکہ قرآن کی آیات اور رسولؐ کی روایات کو پڑھنے سے اس دعوے کی مضبوط اور ثابت شدہ بنیادیں ملتی ہیں، جس پر ایک مسلمان بلاشبہ اسلام اور اس کی ہدایات پر عمل کر سکتا ہے۔ دیگر مذاہب کے برعکس راستبازی کا راستہ صرف مذہبی روایات اور فرائض سے وابستہ نہیں ہے بلکہ راستبازی کو زندگی کے ہر پہلو میں ملحوظ رکھا جاتا ہے اور اسی لیے اسلام زندگی گزارنے کی صحیح ہدایات دیتا ہے۔

(ا) تجارت میں ایمانداری:

اسلام صرف ایک شخص کی مذہبی زندگی پر زور نہیں دیتا بلکہ یہ پیروکاروں کے زندگی کے ہر شعبے میں ایماندار ہونے کی تاکید کرتا ہے، خاص کر

خرید و فروخت کی شکل میں تجارت کی بات آتی ہے
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: "اے ایمان والو! عدل و انصاف کے گواہ بن کر اللہ کے لیے مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ۔ اور دوسروں کی عداوت آپ کو غلط کی طرف مائل اور عدل سے دور نہ ہونے دیں۔ انصاف کرو اور اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔" (5:8)

تجارت کے سلسلے میں اسلام نے جو احکام بیان کیے ہیں، ایک مسلمان کے لیے دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لیے ان اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے

(ii)۔ کاروبار میں وزن اور پیمائش:۔

کاروبار میں ایمانداری کے ساتھ ساتھ اسلام یہ بھی چاہتا ہے کہ ہر دکاندار منصفانہ ہوں خاص طور پر جب بات کاروبار میں سامان کو تولنے اور ناپنے کی ہو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

ترجمہ: "ناپتے وقت پورا ناپ تولو اور برابر تولنا۔ یہی سب سے بہتر (طریقہ) اور نتیجہ کے لحاظ سے بہترین ہے۔" (17:35)

(iii)۔ رشوت کی مذمت:۔

ایک اور برائی جس کے لیے آج

دنیا کے معاشروں نے قانون اور ضابطے وضع کیے ہیں وہ رشوت ہے۔ یہ تمام معاشروں میں قابل نفرت ہے تاہم ان کے لیے یہ خالصتاً قانونی پیروی کا معاملہ ہے۔ دوسری طرف، اسلام رشوت کو مذہب کی ہنیج سے باہر نہیں جانے دیتا، اور مذہبی انداز میں اس کی مذمت کرتا ہے تاکہ مسلمان اس کا شکار نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

ترجمہ: "اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اسے (رشوت میں) حاکموں کے پاس بھیجو تاکہ تم لوگوں کے مال میں سے کچھ حصہ گناہ میں کھاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو کہ یہ حرام ہے"

(2:188)

یہ آیت صراحت کے ساتھ رشوت کے کام سے منع کرتی ہے اور اسے گناہ قرار دیتی ہے۔ لہٰذا دوسرے مذاہب اور معاشروں کے لیے رشوت خوری قانون کے خلاف ہو سکتی ہے، تاہم، مسلمانوں کے لیے رشوت خوری مذہب کے خلاف ہے۔

(17) لڑائی جھگڑے اور جرائم سے بچنا:

اسلام بالعموم ہر قسم کے جرائم اور بالخصوص قتل کے سخت خلاف ہے۔ اسلام میں قتل بدترین برائیوں میں سے ایک ہے جس کا ارتکاب انسان

انسان کر سکتا ہے اور جب یہ دو مسلمانوں کے
درمیان ہوتا ہے تو اس کی سنگینی اور بھی بڑھ
جاتی ہے۔ رسول ﷺ نے اس سلسلے میں فرمایا:
ترجمہ: "جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس
میں لڑیں گے تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم
میں جائیں گے۔" عرض کیا گیا: یا رسول اللہ!
قاتل کا تو سب ٹھیک ہے لیکن مقتول کا کیا ہوگا؟
رسول ﷺ نے فرمایا: "یقیناً وہ اپنے ساتھی کو قتل
کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔" (بخاری)

(۷)۔ امن:۔

جہاں دنیا کے مختلف معاشروں میں لوگ
امن کو یقینی بنانے کیلئے اصول و ضوابط مرتب کر رہے
ہیں وہیں اسلام امن کی ضرورت کو مذہبی اور اخلاقی
ہدایت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:
ترجمہ: "چوٹ کا بدلہ اس کے برابر چوٹ ہے،
لیکن اگر کوئی شخص معاف کر دے اور صلح کر لے
تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، کیونکہ اللہ ظالموں
کو پسند نہیں کرتا۔" (42:40)
اس لیے اسلام تشدد کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا
بلکہ یہ چاہتا ہے کہ اس کے پیروکار پرامن اور معاف
کرنے والے ہوں تاکہ ایک ایسا معاشرہ یقینی بنایا جا

سکے جہاں محبت ہو۔

(vi) سب کے ساتھ حسن سلوک :-

سب سے بڑھ کر ایک چیز جس کی اسلام اپنے پیروکاروں کو سب سے زیادہ تبلیغ کرتا ہے وہ ہے دوسروں کے ساتھ حسن سلوک۔ اسلام چاہتا ہے کہ پیروکار پرامن رہیں اور ایسی زندگی بسر کریں جہاں وہ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کریں اور ایک دوسرے کا احترام اور خیال رکھیں۔ اس بارے میں اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے:

ترجمہ: "اپنے والدین اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ لوگوں سے منصفانہ بات کرو؛ نماز میں ثابت قدم رہنا اور زکوۃ دو"۔

پس اگر کوئی سچا مسلمان ہے تو سب کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیئے۔ دنیا کے دوسرے معاشرے جو لوگوں کو اخلاقیات کی تبلیغ پر کام کرتے ہیں، اسلام احسان کو مذہب کا حصہ بناتا ہے۔

۷. انسانیت اور آفاقیت :-

اسلام اس دنیا میں تمام انسانوں کے لیے ایک رہنما کے طور پر نازل ہوا، خاص طور پر کسی ایک گروہ کے لیے نہیں، بلکہ تمام بنی نوع

انسان کے لیے بغیر کسی امتیاز کے نازل ہوا۔ اس لیے
اسلام نسل پرستی، قوم پرستی یا ذات پات کے
نظام کو تسلیم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں
انسانوں کو ایک دوسرے سے کوئی فائدہ نہیں، سوائے
تقویٰ کے۔ گروہی اختلافات، قوم پرستی،
علاقائیت، جلد کا رنگ وغیرہ کا مقصد ایک دوسرے
کو جاننا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
ترجمہ: "اے لوگو، بیشک ہم نے تمہیں ایک مرد
اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے
بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک اللہ
کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب
سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا
اور باخبر ہے۔"

5. **مکمل اور جامع:**

اسلام متعدد نظاموں، قوانین اور
ضوابط پر محیط ہے جو تشکیل اور اصلاح کے مختلف
پہلوؤں پر حکومت کرتا ہے، نیز اجتماعی زندگی
کے تمام پہلوؤں کا نظم و نسق، عقائد اور عبادات،
اخلاقیات یا قانون و ضوابط جیسے دیوانی
قوانین، فوجداری قانون، سماجی ادارے
بین الاقوامی تعلقات، حکومت کے بنیادی

اصول، معاشی اصول، تنظیم سماجی اقدار، زندگی کا پورا نظام ابدی ربانی شریعت کی صورت میں نرم اور حکیمانہ اصولوں پر مشتمل ہے۔

6. آسان اور سادہ:

اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا آسان ہے۔ اسلام کا اصول صرف یہ ہے کہ انسانوں پر بعض ذمہ داریوں کا بوجھ ڈالا جائے جو خود انسانوں کی صلاحیتوں تک محدود رہے اور اگر اسلامی تعلیمات کے مطابق کیا جائے تو احسان کا انعام ملے گا اور اگر اس کی تعلیمات کی خلاف ورزی ہو تو گناہ ملے گا۔ یہ آسانی قرآن مجید میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: "اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے۔"

مثال کے طور پر تیمم کو وضو کے متبادل جائز قرار دیا گیا ہے اگر کسی کو پانی نہ ملے یا بیماری کی حالت میں پانی سے اس کی صحت کو خطرہ لاحق ہو۔ اسی طرح جو شخص نماز پڑھتا ہے اس کے لیے بیٹھ کر یا اشارے استعمال کرنا جائز ہے جب کہ متعلقہ شخص صرف اتنی استطاعت رکھتا ہو جیسے

کمزوری یا بیماری میں مبتلا ہو۔ جن مسافروں کو نماز کی ادائیگی میں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے انہیں نماز کے ساتھ جامع اور قصر کرنے کی اجازت ہے تاکہ وہ ہی فرائض میں سے کسی ایک کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ (قرآن، النساء/43:4)

7۔ توازن:۔

تمام اسلامی تعلیمات واقعی ذاتی (انفرادی) اور عوامی (اجتماعی) مفادات، جسم اور روح کے درمیان، ذہنی اور روحانی مواد کے درمیان، دنیا اور آخرت کے درمیان توازن برقرار رکھتی ہیں۔ قرآن کی بہت سی آیات اس کی وضاحت کرتی ہیں، بشمول:

"اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھول اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور زمین میں فساد نہ کر، بیشک اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔"

8. تکمیل کرنا اور نگرانی کرنا:

اسلام کو بطور تکمیل کہا گیا ہے یعنی اسلام کی تعلیمات ان مذاہب کی تعلیمات کی تکمیل کرتی ہیں جو اسلام کے آنے سے پہلے موجود تھیں۔ اس

اسلام کی تعلیمات محمد ﷺ سے پہلے پچھلے انبیاء اور رسولوں کی تبلیغ کا خلاصہ کرنے کے قابل ہیں۔ تکمیل اور تطہیر کا مقصد مذہب کو برقرار رکھنا ہے تاکہ مسلمان تقسیم نہ ہوں جیسا کہ سورۃ الشوریٰ 42:13 میں خدا کا کلام ہے۔

ترجمہ: "اس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرر فرمایا جس کا حکم اس نے نوح (علیہ السلام) کو دیا تھا اور جس کی وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی اور جس کا حکم ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو دیا تھا (وہ یہی ہے) کہ تم (اسی) دین پر قائم رہو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو، مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ (توحید کی بات) جس کی طرف آپ انھیں بلا رہے ہیں۔

اسلام بطور محافظ بھی ہے کیونکہ اس کی تعلیمات اور دائرہ کار میں پچھلے انبیاء اور رسولوں کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ مکمل اور ابدی قوانین کے ساتھ مکمل کرنا شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے جو اپنے سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان پر نگہبان ہے" (5:48)

حاصل مطالعہ:

اسلام محض ایک مذہب نہیں ہے
بلکہ ایک انقلابی تحریک ہے جو نیکیوں کو قائم
کرنے اور بدی کو روکنے کی بھرپور کوشش کرتی
ہے اور خدا کی زمین پر سے ظلم، ناجائز منافع
خوری، جبر و تشدد اور فحاشی و گمراہی کو مٹا کر
زندگی کو اچھائیوں سے بھر دیتی ہے اور ایک خوبصورت
نظام قائم کرتی ہے جس میں ہمارے لیے دین و دنیا
دونوں کے لیے کامیابی موجود ہے۔

Scanned with CamScanner